Policy Journal of Social Science Review

Online ISSN Print ISSN

3006-4635 3006-4627

Vol. 4 No. 2 (2026)

The Impact of 9/11 on Urdu Novels

اردو ناول پر نائن الیون کے اثرات

[*1]Dr. Uzma Noreen

[2]Dr. Seema Gul

[*1]Lecturer Urdu Department G.C Women University Sialkot

[2]Visiting Lecturer, Urdu Department University of Swabi

Abstract

While the 9/11 incident has created a new chapter in world history, it has also given a new theme to film and fiction, and has forced serious people to think honestly about terrorism. So, regarding Iraq and Afghanistan, it has not yet been determined whether the real terrorists were the so-called 'highly uncivilized' government and the few people who were reported to have attacked the World Trade Center and whose guilt has not been proven to this day, or whether the real terrorists were the governments claiming to be extremely civilized who, for an unproven crime, put thousands of innocent people to death and left millions crippled, orphaned, widowed and destitute. And whether the real terrorist was the tyrant Shah, about whom the news was spread that he had weapons that could destroy the world, or whether the real terrorist was the secular government, the champion of democracy, which, knowing that it was all a lie, destroyed an entire country. 9/11 not only wrote a new chapter in history, but also changed the psychology of people on both sides (those who were/are with Sahib Bahadur and those who are targeted by Sahib Bahadur, and the political and economic conditions of many countries also changed, as did the ideologies and perceptions of the people living there. This is being examined in many ways in Urdu fiction.

Keywords: 9/11, Urdu Novel, film and fiction, Iraq and Afghanistan, extremely civilized, Sahib Bahadur.

Article Details:

Received on 20 Jan 2026

Accepted on 14 Feb, 2026

Published on 18 Feb, 2026

Corresponding Authors*

Dr. Uzma Noreen

Policy Journal of Social Science Review

Online ISSN 3006-4635 Print ISSN 3006-4627

Vol. 4 No. 2 (2026)

انسانی معاشرہ میں خیر و شر کی کش مکش ہمیشہ سے جاری و ساری ہے۔جب خیر کو فروغ ملتا ہے تو دنیا میں امن و آشتی کا دور دورہ ہو جاتا ہے۔ہر طرف خوشی کے نغمے گونجنے لگتے ہیں۔پھول کھلتے ہیں اور خوشیوں کے باغ سرسبز و شاداب ہو جاتے ہیں۔ہر طرف بھائی چارے کو دوام ملتا ہے۔سب ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔پوری دنیا سُکھ کا سانس لیتی ہے اور خوشیوں کے نقارے گونجنے لگتے ہیں۔اس کے برعکس اگر شیطانی قوتیں غالب آجائیں تو دنیا میں ہر طرف قتل و غارت گری ہونے لگتی ہے۔انسان ایک دوسرے کے دشمن بن جاتے ہیں۔شر اور فسادات ہونے لگتے ہیں۔دوسروں کو بے عزت کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیا جاتا۔ویرانی اور تباہی کی وجہ سے دنیا کے باغ ویران ہونے لگتے ہیں۔ہر طرف آگ اور خون کا کھیل جاری و ساری رہتا ہے۔نائن الیون کا واقعہ بھی ایسے ہی ایک شیطانی منصوبے کی پیداوار تھا۔اس دن پوری دنیا کے یہودیوں نے سازش سے امریکہ میں ایک خونی کھیل کھیلا۔ورلڈ ٹریڈ سنٹر میں اس دن پانچ ہزار سے زیادہ یہودی چھٹی پر تھے کہ ان جڑواں عمارتوں پر حملے ہوئے۔جیسے ہی یہ حملے ہوئے تو امریکہ سرکار پوری دنیا کی میڈیا کو ساتھ لے کر ایک غریب ملک افغانستان پر چڑھ دوڑا۔انھوں نے سازش کے ذریعے سے مغرب میں اسلاموفوبیا کے نظریے کو فروغ دے کر ایک ایسا شیطانی جال تیار کیا جس نے پوری دنیا کے مسلمانوں کو خون کے آنسو رلا دیا۔اگر ہم ادب کی بات کریں تو یہ زندگی کا آئینہ دار ہے اور ماضی و حال کو آپس میں ملاتا ہے۔اس حوالے سے یہ ادیب کی کوشش ہوتی ہے کہ واقعات کی عکاسی بھی کرے۔اس طرح حالات کو اپنے عہد کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتا ہے۔وہ اپنے عہد کے ہر قسم کے حالات و واقعات کو اپنی تخلیقات کا حصہ بناتا ہے۔اکیسویں صدی شروع ہی سے ہنگامہ خیز واقعات سے مملو رہی ہے۔نائن الیون کا واقعہ بھی انھی میں سے ایک ہے جب ۲۰۰۱ء میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر ہونے والے حملوں نے دنیا کے امن و سکون کو غارت کر دیا اور یوں ایک بھونچال آگیا۔ ۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء کا وہ دن کتنا عجیب تھا جب دو جہازوں نے ورلڈ ٹریڈ سنٹر کو نشانہ بنایا اور پھر پینٹاگون سے بھی کئی جہاز ٹکرائے۔اس حادثے کی وجہ سے وہاں کام کرنے والوں کی ایک بڑی تعداد لقمہ اجل بنی اور کئی سو لوگ زخمی ہوئے۔امریکہ نے آؤ دیکھا نہ تاؤ اس کا الزام افغانستان کے طالبان پر لگایا اور یوں پوری دنیا میں القاعدہ پر پابندی لگ گئی۔یہی القاعدہ ایک خاص وقت میں امریکہ کی پسندیدہ جماعت تھی اور اُس وقت اُن کو مجاہدین کا نام دیتے تھے۔ہمارے حکمرانوں ضیاء الحق اور اس کے رفقا کار نے بھی اس کا ساتھ دیا اور یوں ہمارے ملک سے بھی کچھ مذہبی جماعتوں کے اہلکار وہاں جہاد کے لیے جاتے رہے۔جب سوویت یونین کو شکست ہو گئی تو امریکہ کا مقصد پورا ہوا تو اسی امریکہ نے ۱۹۹۹ء میں ہمارے ہی ملک میں ایک منتخب حکومت کو جنرل مشرف کے ذریعے برخاست کر کے اپنی مرضی کا سیٹ اپ بنا لیا اور اس طرح اس واقعے کے لیے اپنے بندے تیار کر کے یہ سانحہ کروا دیا۔پھر ایک فون کال کے ذریعے ہمارے حکمران ان کے آگے لیٹ گئے اور اس طرح ہم افغانستان کی سرزمین کے خلاف استعمال ہوتے رہے۔ہماری منافقت کی انتہا دیکھیں کہ ہم نے

Policy Journal of Social Science Review
Online ISSN 3006-4635
Print ISSN 3006-4627
Vol. 4 No. 2 (2026)

لاکھوں افغانیوں کو ابھی تک اپنے ملک میں پناہ دے رکھی ہے اور ان کے خلاف لڑ بھی رہے ہیں۔ بہر حال نائن الیون کے واقعے نے پوری دنیا کے مسلمانوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور یوں القاعدہ کو وجود پوری دنیا کے لیے دہشت کی علامت بن گیا۔ ساتھ ساتھ امریکہ نے پاکستان ہی میں سے اسامہ بن لادن کو اٹھایا اور اپنے مقاصد حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ ہمیں ایک ایسی جنگ میں جھونک دیا جس کا خمیازہ ہم ابھی تک دہشت گردی کی صورت میں بھگت رہے ہیں۔ یہ اقتباس دیکھیں :

"القاعدہ چوں کہ ایک مسلم تنظیم تھی چنانچہ اس حملے کے بعد پوری دنیا اور بالخصوص امریکہ میں رہنے والے مسلمان امریکی عتاب کا نشانہ بنے۔ امریکہ میں نسل در نسل رہنے والے مسلمان افراد کا بھی جینا حرام کر دیا گیا اور امریکی معاشرے میں رہنے والے غیر ملکی مسلمانوں کو بھی شدید ظلم و ستم کا نشانہ بنایا گیا۔ امریکہ نے ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر حملے کا بدلہ تمام اقوام عالم کے مسلمانوں پر طرح طرح کی پابندیاں لگا کر لیا۔ نائن الیون کے اس حادثے کے بعد ادب میں دہشت گردی کی اصطلاح قتل و غارت، تخریب، منافقت اور تباہی و بربادی کے طور پر استعمال ہونے لگی۔ اس واقعے نے تاریخ کو ایک نئی راہ پر لا کھڑا کیا۔"(۱)

اس طرح اس واقعے نے ادب، سیاست، تجارت، ثقافت اور معاشرت پر خوفناک اثرات مرتب کیے۔ لاکھوں مسلمان بے گھر ہوئے۔ ان کی عزت نفس مجروح کر کے ان پر دہشت گرد کا لیبل لگ گیا۔ ساری دنیا میں مسلمانوں کے خلاف غم و غصے کی لہر دوڑ گئی۔ اس طرح اس حادثے کی آڑ میں ساری دنیا کے مسلمان ممالک کو امریکہ کے حکم پر کوڑی کوڑی کا محتاج بنانے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگایا گیا۔ اس طرح اس واقعے نے عالمی سطح پر عدم تحفظ، قتل و غارت اور جبر و استحصال کو جنم دیا۔ اس کو مختلف حوالوں سے کوریج دی گئی۔ دستاویزی فلمیں، کہانیاں، ناول، موسیقی اور مصوری کی وساطت سے فن کاروں نے اس واقعے کو ابھارا۔

نائن الیون کے واقعے کے بعد ناول کی دنیا میں ہر زبان نے اپنا منظر نامہ پیش کیا۔ کین کیلفس نامی امریکی ادیب نے ناول A Disorders Peculiar to the Country لکھا۔ اس ناول میں ایک شادی شدہ جوڑے نے نائن الیون کو اپنی زندگی کا اہم سنگ میل قرار دیا۔ ایک اور ناول لکھا گیا جو ایک تصویر کو موضوع بنا کر اس واقعے کی بنیاد بنا۔ ایک اور ناول The Falling Man ہے جو ان عمارتوں کے حوالے سے ایک گرتے ہوئے آدمی کی کہانی بیان کرتا ہے۔ وینٹیل کا Netherland، ولیم گبسن کا Pattern Recognition، جوناتھن سفیران کا Extremely Loud and Incredibly Close وغیرہ بھی اس حوالے سے اہمیت رکھتے ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ پاکستان سے تعلق رکھنے والے ادیب محسن حمید کا ناول (The Reluctant Fundamentalist) بہت مشہور ہوا۔ اس بارے میں ایک اقتباس دیکھیں:

"اس ناول میں دکھایا گیا ہے کہ پاکستان سے تعلق رکھنے والے کردار چنگیز کی زندگی پر نائن الیون کے واقعے نے اپنے بھیانک نتائج کس طرح مرتب کیے کہ اسے اپنے خوابوں اور اپنی خوشگوار زندگی سے دستبردار ہونا پڑا۔ناول میں واضح کیا گیا کہ ستمبر ۲۰۰۱ء کے حادثے کے بعد امریکی سیاست کس طرح عام آدمی کی نجی زندگی پر متاثر ہوئی۔"(۲)

نائن الیون کا واقعہ پاکستانی ادب پر جس طرح مرتب ہوا اس بارے میں ڈاکٹر نجیبہ عارف لکھتی ہیں:

"گیارہ ستمبر کا واقعہ، جو اگرچہ پاکستان سے کوسوں دور کسی اجنبی سرزمین پر رونما ہوا مگر اپنے عالمی ہمہ گیر اثرات،اور پاکستان کے لباس و دفاعی نوعیت اور جغرافیائی حیثیت کے پیش نظر، پاکستان کی سیاست، معیشت، معاشرت اور شہری زندگی کے امن و سکون پر شدت سے اور منفی طور پر اثر انداز ہوا۔اردو فکشن اور شاعری دونوں میں بھرپور طریقے سے رونما ہوا۔"(۳)

اردو ناول میں اس سانحے کے حوالے سے خاص الٹریچر لکھا گیا۔کیوں کہ اس کی وجہ سے معاشرے پر سیاسی و سماجی اثرات پڑے۔اس کی وجہ سے ہمارے ہاں فوجی آپریشنوں نے پورے پاکستان خصوصاً خیبر پختون خواہ کا بیڑہ غرق کر دیا ہے۔اس واقعہ سے پوری دنیا میں عدم تحفظ کا ماحول پیدا ہوا۔پاکستان کی معیشت کو اس واقعے کے بعد جس طریقے سے کریش کیا گیا اور ملک کی اشرافیہ نے اس واقعہ کی آڑ میں ملک کا جو حال کیا ہے وہ ناگفتہ بہ ہے۔اس طرح ہمارے ملک میں افراد کی نجی و ذاتی اور داخلی زندگیاں عدم تحفظ کا شکار ہو گئی ہے۔ہر جگہ بے بسی اور الجھن کے سائے گہرے ہوتے رہے ہیں۔ نفسا نفسی کا عالم ہو گیا ہے۔دنیا کی بے ثباتی کے اثرات ہر جگہ زیادہ ہونے لگے ہیں۔اس طرح اب ہر بندہ خود غرضی جیسی خامی میں مبتلا ہو گیا ہے۔نائن الیون کے واقعے میں ناول کے حوالے سے جو تبدیلیاں سامنے آئی ہیں اُن کے بارے میں یہ اقتباس ملاحظہ ہو:

"اردو ناول میں اکیسویں صدی کے آغاز ہی سے تخلیقیت اور ادبیت کی جگہ موضوعیت نے لے لی ہے۔میڈیا پر توپیگنڈا،اشتہار بازی، کاسمیٹکس انڈسٹری، بنیاد پرستی، شدت پسندی، دہشت گردی، عالمی طاقتوں کا گٹھ جوڑ، ملٹی نیشنل کمپنیوں کا عالمی معیشت پر کنٹرول، معاشی دباؤ، عالمی تنازعات، نائن الیون کا سانحہ، افغان امریکہ جنگ، عراق کی صورت حال، بے شمار ایسے موضوعات ہیں جو کہ اردو ناول کی زینت بنتے جا رہے ہیں۔"(۴)

اس حوالے سے نائن الیون کو بطور موضوع اردو ناول میں بیان کرنے والے ادیبوں میں شیراز دستی، نیلم احمد بشیر، مستنصر حسین تارڑ، آمنہ مفتی، محمد الیاس، نکہت حسن، شفق اور ایم اختر کے نام شامل ہیں۔ مستنصر حسین تارڑ کا

ناول "قلعہ جنگی" اس موضوع کے حوالے سے لکھا جانے والا سب سے پہلا ناول ہے۔ اس ناول میں تارڑ نے نائن الیون کے پاکستانی سوسائٹی پر اثرات کی بھرپور عکاسی کی ہے۔ اس ناول کے کردار چند مجاہدین ہیں جو شکستہ حالی سے دوچار ہیں۔ امریکہ نے نہتے افغانیوں پر جنگ مسلط کی اور ان کو ظلم اور بربریت کا نشانہ بنایا۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر امجد طفیل لکھتے ہیں :

> "افغانستان میں رونما ہونے والے انسانی المیے نے بہت سے لکھنے والوں کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ اس میں "قلعہ جنگی" اس اعتبار سے اہم تحریر ہے کہ اس میں ایک ناول کی حاس طبع کے سیاسی معاملات میں الجھنے کی بجائے انسانی المیے کو اپنا موضوع بنایا ہے۔"(۵)

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ تارڑ نے اس ناول میں افغانستان کی سرزمین پر بارودی سرنگوں اور خودکش دھماکوں سے ہونے والی تباہیوں کا ذکر کیا ہے۔ اس میں ہمیں تارڑ صاحب کی دردمندی کی آواز صاف سنائی دیتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ وہ نہ صرف پاکستان بلکہ برصغیر پاک وہند کے نامور تخلیق کار ہیں۔ ان کے ناولوں کا کینوس اتنا وسیع ہوتا ہے کہ اس میں پورے واقعات کا ڈکشن سمیا جا سکتا ہے۔ سو یہ ایک اہم ناول ہے۔

آمنہ مفتی کا ناول "آخری زمانہ" بھی نائن الیون کو مدِ نظر رکھ کر لکھا گیا ہے۔ یہ بھی "قلعہ جنگی" کی طرح ایک ضخیم ناول ہے۔ ناول کا انتساب یوں لکھا گیا ہے:

> "اس انسان کے نام جو قاتل بھی ہے اور مقتول بھی۔"(٦)

ناول کے چند نمایاں کردار ہیں جن کے نام خالد، جمیلہ، راحیلہ، باغ علی، شاہین وغیرہ ہیں۔ یہ گاؤں کے رہنے والے سیدھے سادے کردار ہیں۔ اس ناول کے پس ورق پر معروف ناول نگار اور افسانہ نگار عبداللہ حسین کی یہ رائے آبِ زر سے لکھنے کے لائق ہے:

> "مجھے آمنہ مفتی کا "آخری زمانہ" واقعی پسند آیا اور میں چاہوں گا کہ ہر شخص اس کو پڑھے۔ لہذا میں نے اس ناول کو پڑھ ڈالا۔"(۷)

اس ناول میں مصنفہ نے سیاسی طور پر ایسے حادثات سے پردہ اٹھایا ہے جو اس وقت انجام پذیر ہو رہے تھے بلکہ آج کا افغانستان بھی انھی حالات سے گزر رہا ہے۔ بلکہ اب وہاں کے حالات کچھ زیادہ ہی خراب اس وجہ سے ہیں کہ اُس وقت وہاں امن و سکون تو تھا اور افغان طالبان نے وہاں انصاف و سکون قائم کر رکھا تھا۔ آج کل تو وہاں کے حالات اتنے قابلِ اعتبار نہیں ہیں۔ اس ناول میں غریب لوگوں کی زندگی کے نقشے بیان کیے گئے ہیں۔ امیروں کے شب و روز بھی بیان ہوئے ہیں۔ دہشت گرد تنظیموں کی کاروائیاں بھی بیان ہوئی ہیں۔ مسلمانوں کو دہشت گردوں کی صف میں شامل

کرنے کی امریکی سازش کو بھی بے نقاب کیا گیا ہے۔اس ناول میں روس کے افغانستان پر حملے،اس کے اثرات،امریکی منافقتوں، ریشہ دوانیوں اور پھر نائن الیون کے واقعے کو تفصیلی انداز میں بیان کر کے ان تمام عوامل کا تجزیہ کیا گیا ہے جو اس سانحے کے نتیجے میں برپا ہونے والی تباہی پر منتج ہوئے تھے۔اس ناول میں ضمنی کردار بھی زیادہ موجود ہیں جن کی وجہ سے ایک وسیع نقشہ سامنے آتا ہے۔اس سلسلے میں بلقیس ریاض کے الفاظ یہ ہیں:

"نیلم نے ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی تباہی کا نقشہ کچھ ایسا بیان کیا تھا۔یوں لگنے لگا جیسے میں ہیٹن کے لوگوں کے قریب میں کھڑی تھی اور اس کی تباہی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔"(۸)

اس طرح القاعدہ کی تنظیم کے حوالے سے بھی خاصی معلومات افزا باتیں کی گئی ہیں۔ غرض اس ناول میں عالمی مقتدرہ کی مکاریوں اور چال بازیوں کا فریبی نقشہ پیش کیا گیا ہے جو اس سے پہلے برصغیر کے خطے پر قبضہ جمانے کے لیے ساتھ سمندر پار کے چال باز تاجروں کی ایسٹ انڈیا کمپنی کرتی تھی۔ سارا منظر وہی تھا صرف کردار تبدیل ہو گئے تھے۔اگر اس وقت کے غدارانِ قوم میں میر جعفر، میر صادق اور میر نظام علی جیسے مکروہ چہرے شامل تھے تو اس موجودہ کھیل میں پاکستانی مقتدرہ کی غیر جمہوری قوتیں، ناعاقبت اندیش حکمران اور دیگر ممالک کے غدار لیڈران شامل رہے۔

عبدالصمد انڈیا کے معروف ناول نگار ہیں۔ انھوں نے کئی ایک اہم اور مشہور ناول نگاروں کی صف میں اپنی جگہ بنائی ہے۔نائن الیون کے حوالے سے لکھا گیا ان کا معروف ناول "دو گز زمین" ہے۔اس میں برصغیر کی تقسیم کے قبل سے حالات کو ترتیب وار سقوط مشرقی پاکستان تک لایا گیا ہے۔اس سلسلے میں یہ ناول ایک مکمل تہذیبی اور تمدنی ڈھانچے کی تشکیل اور پھر اس کی شکست وریخت کی عکاسی کرتا ہوا نظر آتا ہے۔البتہ اس ناول میں پاکستان کی بجائے ہندوستانی مسلمانوں کی حالتِ زار کا نقشہ پیش کیا گیا ہے۔اس کہانی میں پچپن مختصر اور طویل اکائیاں ناول کے واقعات اور پلاٹ کو اس طرح سے جوڑے رکھتی ہیں کہ ایک مکمل کہانی کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ناول کے زیادہ تر واقعات میں مسلمانوں کی آپس کی چپقلشوں اور چھوٹی چھوٹی باتوں کی وجہ سے ایک دوسرے کے ساتھ نفاق کا ایک افسوسناک المیہ بیان کیا گیا ہے۔چوں کہ آج پورے ہندوستان کے مسلمان ایک دوسرے "محمد بن قاسم" کے گھوڑوں کی ٹاپوں کا منتظر ہے اور وہاں کی بیٹیاں ایک اور "ناہید" کو اپنی صفوں مین تلاش کرنے کی کوششوں سرگرداں ہیں اور اس طرح وہاں کا منظر نامہ مسلمانوں کے غیر یقینی مستقبل کی نشان دہی کر رہا ہے۔ بابری مسجد کا انہدام اس کی ابتدائی کری ہے جس کو جنونی ہندوؤں نے شہید کر دیا تھا، وجہ کیا تھی؟ یہی کہ یہ مسجد مسلمانوں نے ایک مندر کی جگہ تعمیر کر دی تھی۔ وہ مقدمہ تو اب مسلمان جیت چکے ہیں اور بابری مسجد کی ازسرِنو تعمیر زور وشور سے جاری ہے۔ مگر اس واقعے

Policy Journal of Social Science Review

Online ISSN Print ISSN

3006-4635 3006-4627

Vol. 4 No. 2 (2026)

سے ہندوستان کے تیس کروڑ مسلمان اپنی عددی برتری کا اُس طرح سے فائدہ نہیں اٹھا سکے جیسا کہ ہونا چاہیئے تھا۔یہی وجہ ہے کہ اب وہاں مسلمانوں کے لیے حالات ویسے نہیں رہے۔

نائن الیون کے پس منظر میں ایک اہم ناولٹ "میں دہشت گرد ہوں" محسنہ جیلانی کی تخلیق ہے۔اس میں مغربی طرزِ زندگی کے زیادہ تر حوالے پائے جاتے ہیں۔ناولٹ کے کردار ساٹھ کی دہائی میں انڈیا سے پاکستان اور پھر پاکستان سے غیر سیاسی قوتوں اور سیاست دانوں کی بے بسی کی وجہ سے لندن کا رخ کرتے ہیں،بعد میں ان کے بچے اپنے ساتھ مغربی آقاؤں کے زیرِ اثر تیسرے درجے کے شہری کا سا رویہ دیکھتے ہیں تو وہاں سے امریکہ چلے جاتے ہیں۔جہاں وہ اپنے بہتر مستقبل کے حوالے سے از سرِ نو کوششوں کا آغاز کرتے ہوئے پُر امید ہوتے ہیں کہ اچانک ہی نائن الیون کا واقعہ اُن کے سارے ارمانوں کو خاک میں ملا دیتا ہے۔ناول سے ایک منظر ملاحظہ ہو :

> "اس نے ٹی وی آن کیا۔سی این این پر دیکھا کہ نیویارک کے ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے جڑواں ٹاور جل رہے تھے۔بہت سے لوگ اس کی کھڑکیوں سے کود رہے تھے۔نیچے لوگوں کی بھگدڑ مچی ہوئی تھی۔ہر طرف دھواں اور خاک تھی۔دو طیارے ان ٹاوروں سے ٹکرائے تھے۔ایک دہشت کا عالم تھا۔۔اس کے بعد حالات یکدم بدل گئے۔لوگوں کا رویہ بدل گیا،تیور بدل گئے۔وہ تمام مسلمانوں کو دہشت گرد سمجھنے لگے۔لوگ ایک دوسرے پر بھروسہ نہیں کرتے۔نظریں نہیں ملاتے۔"(۹)

اس سے اندازہ ہوجاتا ہے کہ اس واقعے نے ان کرداروں پر کیا اثر ڈالا تھا۔وہ امریکہ کے شہری تھے مگر بد قسمتی یا خوش قسمتی سے مسلمان تھے۔وہ بھی پاکستانی۔یہی وجہ ہے کہ امریکہ میں ان کی شناخت بطور مسلمان ان کے لیے جرم بن گئی۔وہ لوگ اُس حد تک ڈرے ہوئے تھے کہ امریکہ جیسے پُر امن ملک میں پولیس اور امریکی شہریوں کے ڈر سے اپنے ہی گھروں میں دبک کر بیٹھ گئے تھے۔امریکہ میں ان کا مستقبل داؤ پر لگ گیا تھا۔پولیس نے کریک ڈاؤن شروع کیا ہوا تھا۔مسلمانوں کی پکڑ دھکڑ ہو رہی تھی۔وہاں پر مسلمانوں کے لیے زندگی تنگ ہو کر رہ گئی تھی۔الغرض اس ناول میں تین نسلوں کی کہانی کا کلائمکس نائن الیون کے واقعے پر ہوتا ہے۔نائن الیون کے بعد کے یورپی فضاؤں میں مسلمانوں کے لیے روا رکھی جانے والی نفرت کی اس ناول میں عکاسی کی گئی ہے۔مسلمانوں کو دہشت گرد سمجھا جاتا ہے۔اُن کے لیے سرزمین تنگ کر دی جاتی ہے۔اس سے یورپ اور امریکہ میں رہنے والے مسلمانوں کے جذبات میں تلاطم خیزیاں آگئی تھیں۔ان کے احساسات میں عجیب طرح کا ڈر اور خوف بیٹھ گیا تھا۔انھیں پکڑ پکڑ کر اپنے آبائی ملکوں کو ڈی پورٹ کیا جا رہا تھا۔ان کو اذیت کا نشانہ بنایا جا رہا تھا۔اسلاموفوبیا زور پکڑ رہا تھا۔

Policy Journal of Social Science Review

Online ISSN 3006-4635 Print ISSN 3006-4627

Vol. 4 No. 2 (2026)

مجموعی طور پر یہ بات ملحوظ خاطر ہونی چاہیئے کہ نائن الیون کے واقعے نے اردو ناول کی مجموعی فضا میں یک دم ایسی تبدیلی پیدا کردی تھی جس کی وجہ سے ناول میں نئے جہانوں کا تعارف ہو رہا تھا۔ وجہ یہ ہے کہ کہ ناول معاشرتی تبدیلیوں سے جان تو نہیں چھڑا سکتا نا۔

حوالہ جات

۱۔ سید محسن علی بخاری، ادب اور ڈراما ،مابعد نائن الیون اردو ناول کا تجزیاتی مطالعہ (غیر مطبوعہ مقالہ) نمل یونیورسٹی، اسلام آباد، فروری ۲۰۰۲ء، ص ۴۶

۲۔ ایضاً، ص ۴۷۔۴۸

۳۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف، نائن الیون اور پاکستانی اردو افسانہ، پورب اکادمی، اسلام آباد، ۲۰۱۰ء، ص ۲۲

۴۔ ڈاکٹر محمد اشرف کمال، اردو ناول میں کردار کی اہمیت، مشمولہ ،ادبیات، شمارہ ۱۲۱۔ ۱۲۲، اسلام آباد، ۲۰۱۹ء، ص ۱۰۵

۵۔ ڈاکٹر امجد طفیل، اردو ناول اکیسویں صدی میں، مشمولہ ،ادبیات، شمارہ ۱۲۱۔ ۱۲۲، اسلام آباد، ۲۰۱۹ء، ص ۸۷

۶۔ آمنہ مفتی، آخری زمانہ، مثال پبلشرز، فیصل آباد، ۲۰۰۱ء، ص ب

۷۔ عبداللہ حسین، تبصرہ، آخری زمانہ، از آمنہ مفتی، مثال پبلشرز، فیصل آباد، ص پ۔ د

۸۔ آمنہ مفتی، آخری زمانہ، مثال پبلشرز، فیصل آباد، ۲۰۰۱ء، ص ۳۵۲

۹۔ محسنہ جیلانی، میں دہشت گرد ہوں، شہرزاد پبلی کیشنز، کراچی، ۲۰۰۸ء، ص ۴۷